

پریس ریلیز

اسٹیٹ بینک کا پالیسی ریٹ 10 فیصد پر برقرار رکھنے کا فیصلہ

گورنر بینک دولت پاکستان اشرف محمود وٹھرا کی سربراہی میں اسٹیٹ بینک کے مرکزی بورڈ آف ڈائریکٹرز کا اجلاس آج کراچی میں ہوا جس میں پالیسی ریٹ کو 10 فیصد پر برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا گیا۔ فیصلے کا مکمل متن یہ ہے:

”کلیدی اظہاریوں میں بہتری کی بنا پر معیشت کے اندر اعتماد میں حالیہ اضافے کو مزید تقویت دینے کی ضرورت ہے تاکہ اس میں پائیداری آئے۔ مثال کے طور پر اوسط گرانٹی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (CPI) مالی سال 14ء کے دوران ایک ہندسی (single-digit) رہی اور اس رجحان کو برقرار رکھنے کے لیے پالیسیوں کی مدد سے اس پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ معاشی سرگرمیاں بہتر ہوئی ہیں اور مزید اصلاحات خصوصاً شعبہ توانائی میں کی جائیں تو رفتار مستحکم کرنے میں مدد ملے گی۔ اسی طرح بیرونی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے ساتھ وسط مدت میں زرمبادلہ کے ذخائر بڑھاتے رہنے کے لیے پیداوار بیت اور مسابقت میں بہتری لانا لازمی ہے۔

14ء کے دوران سال بسال گرانٹی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت متغیر رہی۔ نومبر 2013ء تک یہ تیزی سے بڑھی، پھر چند ماہ تک کم ہوئی اور اپریل 2014ء میں دوبارہ بڑھ کر 9.2 فیصد تک پہنچ گئی۔ جولائی تا اپریل 14ء کی مدت کے لیے گرانٹی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت 8.7 فیصد ہے جو سال کے 8 فیصد ہدف سے بلند ہے۔ اس تغیر کی بنیادی وجہ غذائی نرخوں کا غیر متوقع اتار چڑھاؤ اور مقررہ قیمتوں میں تبدیلیاں ہیں۔ تاہم تیزی گرانٹی (core inflation) پچھلے 12 ماہ کے دوران خاصی مستحکم تھی اور 8 فیصد کے لگ بھگ رہی۔ اہم بات یہ ہے کہ زری پالیسی کے نقطہ نظر سے اہمیت گرانٹی کے امکانات کی ہوتی ہے۔

اسٹیٹ بینک کو توقع ہے کہ 15ء کے دوران اوسط گرانٹی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت 8 فیصد کے آس پاس رہے گی بشرطیکہ کوئی خارجی (exogenous) دھچکا نہ لگے۔ اس جانچ کے حق میں بنیادی عوامل یہ ہیں: (i) معتدل مجموعی طلب، (ii) بینکاری نظام سے محدود حکومتی میزانیہ قرض گیری کی بنا پر زرو سٹیج (broad money) کی نمو میں کمی، (iii) گرانٹی کے کم دباؤ کی توقعات جیسا کہ اسٹیٹ بینک آئی بی اے اعتماد صارفین سروے سے ظاہر ہے، اور (iv) اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں میں استحکام کے امکانات۔

موجودہ معاشی سرگرمیوں کے اظہاریے بھی بہتر دکھائی دے رہے ہیں۔ حقیقی جی ڈی پی کے عبوری تخمینوں سے 14ء کے لیے 4.1 فیصد کی نمو ظاہر ہوتی ہے۔ حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ اس نمو کا بڑا سبب صنعتی شعبے کی پیداوار میں 5.8 فیصد کا اضافہ ہے۔ نجی شعبے کو قرضے کے اعداد و شمار کے جائزے سے بھی بہتر معاشی سرگرمیوں کی نشاندہی ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر رواں مالی سال کے پہلے نو ماہ کے دوران نجی شعبے کو خالص قرضے کا بہاؤ گذشتہ سال کی اسی مدت سے تقریباً 2.5 گنا زیادہ تھا۔ اسی طرح اس مدت میں ماہانہ اوسط مجموعی قرضوں کی تقسیم، جو قرضے اور پیداوار کے تعلق کا بہتر پیمانہ سمجھی جاسکتی ہے، اس سال لگ بھگ 150 ارب روپے زیادہ تھی۔

ان رجحانات سے پتہ چلتا ہے کہ معاشی سرگرمیوں پر شرح سود کا اثر صرف ایک عامل ہے۔ نجی شعبے کی حوصلہ افزائی کرنے میں احساسات میں بہتری، توانائی کی قدرے بہتر دستیابی اور بینکاری نظام سے حکومتی قرض میں کمی کا کردار ہے۔ تاہم ان رجحانات کو قائم رکھنے کے لیے ضروری اصلاحات پر عملدرآمد کے ذریعے نمو کی راہ میں حائل رکاوٹیں دور کرنے کے سلسلے میں مسلسل کوششیں درکار ہیں۔ خاص طور پر شعبہ توانائی میں اصلاحات پیداوار بیت بڑھانے، مالیاتی بوجھ کم کرنے اور درآمدی بل گھٹانے میں بے حد مدد و معاون ثابت ہو سکتی ہیں۔

درآمدات اور برآمدات میں فرق کی بنا پر جولائی تا مارچ 14ء کے دوران تجارتی خسارہ 12.2 ارب ڈالر کی بلندی پر ہے۔ نیز 14ء کی تیسری سہ ماہی میں حقیقی موثر شرح مبادلہ (REER) 8.0 فیصد بڑھ گئی ہے اور آئندہ تجارتی توازن پر اس کے ممکنہ اثرات کا بغور جائزہ لینا ہوگا۔ تاہم بیرونی جاری کھاتے کا خسارہ، جو 2.3 ارب ڈالر ہے، فی الوقت قابو میں معلوم ہوتا ہے جس کی وجہ کارکنوں کی ترسیلات زر میں بھرپور اضافہ ہے۔ وجہ یہ ہے کہ سرمایہ دہائی کھاتے کا خالص بہاؤ بہتر ہو کر 2.2 ارب ڈالر ہو گیا ہے جس سے توازن ادائیگی کی صورت حال پر دباؤ خاصاً کم ہوا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسٹیٹ بینک آخر مارچ 2014ء کے لیے خالص بین الاقوامی ذخائر (NIR) کا آئی ایم ایف کا ہدف آسانی سے پورا کر سکا۔

یوروباڈ کے اجرا کے نتیجے میں 2 ارب ڈالر کی تخمینے سے بہتر رقم کی آمد اور اپریل و اوائل مئی 2014ء میں کثیر فریقی ذرائع سے دیگر رقوم کو شامل کرنے کے بعد اسٹیٹ بینک کے زیر مبادلہ کے ذخائر جو آخر مارچ 2014ء میں 5.4 ارب ڈالر تھے، 9 مئی 2014ء تک بڑھ کر 8.0 ارب ڈالر ہو گئے۔ ذخائر میں یہ نمایاں اضافہ اور نتیجے کے طور پر بازار مبادلہ کا استحکام معیشت کے اندر اور اس کے بارے میں بہتر احساسات کا اہم اظہار یہ ہے۔ پھر یہ احساسات مزید رقوم کی آمد کا باعث بن سکتے ہیں اور ذخائر میں مزید اضافہ ہو سکتا ہے۔ اسٹیٹ بینک وسط مدت میں ذخائر کو بہ کفایت سطح پر لے جانے کے لیے ان میں اضافے کے سلسلے میں اپنا کردار ادا کرنے کا عزم رکھتا ہے۔

بجٹ کے ہدف کے مقابلے میں ٹیکس وصولی میں کمی کے باوجود حکومت جولائی تا مارچ م س 14ء کے دوران مالیاتی خسارے کو 3.1 فیصد تک روکے رکھنے میں کامیاب رہی ہے۔ چنانچہ یکم جولائی سے 2 مئی م س 14ء کے دوران بینکاری نظام سے اعانت میزانیہ (budgetary support) کے لیے حکومتی قرض گیری کم ہو کر 276 ارب روپے ہو گئی ہے جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں 1021 ارب روپے تھی۔ علی الخصوص، اسٹیٹ بینک سے حکومتی قرض گیری میں 287 ارب روپے کی خالص واپسی دکھائی دیتی ہے جبکہ پچھلے سال 393 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ مزید یہ کہ حکومت آخر مارچ 2014ء کے لیے اسٹیٹ بینک سے اپنا قرض آئی ایم ایف کے ہدف سے نیچے رکھنے میں کامیاب رہی۔

ان پہلوؤں کے متوازن جائزے کے پیش نظر اسٹیٹ بینک کے بورڈ آف ڈائریکٹرز نے پالیسی ریٹ میں کوئی تبدیلی نہ کرنے اور 10 فیصد پر برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔“

☆☆☆